میں مولانا سید ابوالحسن ندویؒ کی کا تفصیلی تعارف (Introduction) ہے، جو پہلے انگریزی تفسیر کے لکھنؤ ایڈیشن کے ساتھ شائع ہوا تھا۔ اس میں مولانا مرحوم نے اعجاز قرآن اور انگریزی میں ترجمۂ قرآن کے آغاز و ارتقاء پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور مولانا دریابادی کے ترجمہ و تفسیر کی خصوصیات بھی واضح کی ہیں۔ اسلامک فاؤنڈیشن کے ڈائرکٹر جنرل ڈاکٹر محمد مناظر احسن نے اپنے پیش لفظ (Foreword) میں مختصر لیکن نہایت جامع انداز میں مولانا کے علم و فضل کا ذکر کیا ہے اور اس ترجمہ و تفسیر کی تالیف و اشاعت کا پس منظر بیان کرتے ہوئے اس کے امتیازات کی نشاندہی کی ہے۔ انشاء اللہ یہ ترجمہ انگریزی داں حضرات کے لئے قرآن سمجھنے اور اس کے معانی اخذ کرنے میں مدد و معاون ثابت ہوگا۔

(۳) قرآنیات کے چند اہم مباحث

مصنف : ابوسفیان اصلاحی

ناشر : ابوسفیان اصلاحی، شعبہ عربی مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

صفحات : ۳۶۲

سن اشاعت: ۲۰۰۲ء

قیمت : ۱۰۰ روپے

یہ کتاب قرآنیات سے متعلق ان مقالات کا مجموعہ ہے جو ہندوستان کے مختلف موقر مجلّات میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ کتابی صورت میں اشاعت کے وقت ان پر نظر ثانی کی گئی ہے۔ ان مقالات کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ پہلا حصہ ان مقالات پر مشتمل ہے جو مولانا حمید الدین فراہی کی بعض تصانیف سے متعلق ہیں جیسا کہ ان عناوین سے واضح ہے۔ (۱) مفردات القرآن۔ ایک مطالعہ (۲) حکمت قرآن۔ ایک مطالعہ (۳) مولانا فراہی کی سورہ والتین۔ ان مقالات سے مولانا فراہی کے منہج تفسیر کے بعض اہم گوشے سامنے آتے ہیں۔ اور ان اہم موضوعات پر ان کا منفرد انداز تحقیق بھی نمایاں ہوتا ہے۔

دوسرے حصہ میں چار مقالات شامل ہیں، ان میں سے دو مقالات میں مولانا فراہی کے عزیز شاگرد مولانا امین احسن اصلاحی کی تفسیر ''تدبر قرآن'' کی بعض امتیازی خصوصیات اور اہم مباحث کا جائزہ لیا گیا ہے۔ان کے عناوین اس طرح ہیں (۱) قرآن میں سورتوں کے گروپ کا جائزہ (۲) تدبر قرآن میں کلام عرب سے استدلال۔ تیسرا مقالہ مولانا اصلاحی کی مشہور کتاب ''فلسفے کے بنیادی مسائل قرآن حکیم کی روشنی میں'' کا تجزیاتی مطالعہ ہے۔اس میں کتاب کے مشتملات اور زیر بحث آنے والے موضوعات کی اہمیت اور افادیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔اسی حصے کا ایک مقالہ ''مولانا ابواللیث اصلاحی ندوی کی قرآنی خدمات'' ہے مولانا کی قائدانہ صلاحیت اور تحریکی خدمات سے عام طور پر معروف ہیں۔ لیکن ان کی علمی خدمات اور تحقیقی نگارشات سے زیادہ واقفیت نہیں پائی جاتی۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ مولانا کا مزاج بنیادی طور پر علمی اور تحقیقی تھا۔قرآنی علوم سے مولانا کو خصوصی شغف تھا، لیکن تحریکی اور انتظامی ذمہ داریوں کے باعث وہ اس جانب خاطر خواہ توجہ نہیں دے سکے۔ انھوں نے اپنی زندگی کے ابتدائی دور میں جو چند مضامین قرآنی موضوعات پر لکھے تھے ان سے اس میدان میں ان کے علمی شغف بالخصوص قرآنیات سے گہرے تعلق کا اندازہ ہوتا ہے۔اس مقالہ میں انہیں مضامین کی روشنی میں مولانا کی قرآنی خدمات کا تعارف کرایا گیا ہے۔

تیسرا حصہ تین مقالات پر مبنی ہے پہلے مقالہ میں ڈپٹی نذیر احمد کی اہم کتاب ''مطالب القرآن'' کا تعارف وتجزیہ پیش کیا گیا ہے۔ دوسرا مقالہ ''سورہ توبہ کے آغاز میں بسم اللہ کے مسئلہ پر ہے۔سورہ توبہ کی ابتدا میں بسم اللہ مذکور نہ ہونے کے اسباب پر مفسرین مختلف الرای ہیں۔اس مقالہ میں ان کی آراء کا گہرائی سے جائزہ لیا گیا ہے۔آخری مقالہ مجلّہ ''المنہل'' (جدہ سعودی عربیہ) کے خصوصی شمارے سے متعلق ہے جو اکتوبر ۱۹۹۱ء میں شائع ہوا تھا۔اس مقالہ سے قرآن اور علم تفسیر سے متعلق اس کے قیمتی مباحث سامنے آتے ہیں۔ کتاب کے آخر میں ایک جامع